نوحۂ شام غریباں

محترمہ بنت زہراء نقوی ندیؔ الہندی

بے گور ہے سرورؑ کا لاشہ مقتل میں زینبؑ روتی ہے
ہے آج بلا کا سنّاٹا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

عباسؑ نہیں اکبرؑ بھی نہیں قاسمؑ بھی سدھارے خلد بریں
اب کون حرم کا ہے اپنا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

پامال ہوا لاشہ شہہؑ کا بے گور وکفن اب تک ہے پڑا
سنتا نہیں کوئی بھی بپتا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

جل کر ہوئے خیمے خاکستر اب جائے کہاں بنت حیدرؑ
دکھ کوئی نہیں سننے والا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

ہر ایک کو کر کے یاد وہ اب ہر ایک کا ماتم کرتی ہے
ہر ایک کو دے دے کر کے صدا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

بچوں کو سلا کر خاک پہ بس اب سب کی حفاظت کرتی ہے
پھر پھر کے طلایا بچوں کا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

محروم ہیں قبروں سے کشتے پر سونے رہیں کیوں کر لاشے
ہاں کوئی تو ہو رونے والا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

پانی پہ بڑا ہے یہ دھبّا بھائی مرا پیاسا مارا گیا
پڑھ پڑھ کے مسلسل یہ نوحہ مقتل میں زینبؑ روتی ہے

تاریک ندیؔ ہے کل دنیا بے آس ہے جب بنت زہرا
ہے شام غریباں اور تنہا مقتل میں زینبؑ روتی ہے

قطعہ

تذہیب نگروری

آ گیا زہرا کا پیارا کربلا کی جنگ میں
جس نے ہر بدعت کو مارا کربلا کی جنگ میں

نوک نیزہ سے تلاوت ساتھ ہی خطبوں کی مار
جیت کر بھی ظلم ہارا کربلا کی جنگ میں

قطعہ

شبیب اکبر اثیرؔ جائسی

یہ حقیقت ہے کہ حق کا نام زندہ کردیا
مٹ چکا تھا ہر نبیؑ کا کام زندہ کردیا

موت سے لو زندگی تقسیم کرتے ہیں حسینؑ
مر گئے شبیرؑ پر اسلام زندہ کردیا